سوال

(243)ذات پات کی تقسیم جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

محمد رفیق دریافت کرتے ہیں

مسلمانوں میں جوذات پات کی تقسیم ہے اس کی بنیاد کیا ہے اور جو پیشہ ورقومیں بنی ہوئی ہیں مثلاًچوہدری راجہ بھٹی اور قریشی وغیرہ کیا اسلامی رو سے جائز ہیں؟ اگر جائز ہیں تو یہ لوگ ایک دوسری قوم میں شادی بیاہ کیوں نہیں کرتے اور اصل نام کو چھوڑ کر اونچی دم کیوں لگاتے ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ذات پات کی تقسیم خصوصاًپیشے کی بنیاد پر یہ تقسیم بالکل غیر اسلامی ہے اور پھر ان ذاتوں کی بنیاد پر فخر کرنا یا دوسروں کو حقیر سمجھنا بالکل غلط ہے۔ تعارف اور پہچان کے لئے خاندانوں یا قبائل کی تقسیم کی جاسکتی ہے جیسا کہ قرآن میں ہے

وَجَعَلنـٰكُم شُعوبًا وَقَبائِلَ لِتَعارَفوا ﴿١٣﴾... سورة الحجرات

’’کہ ہم نے خاندان اور قبیلوں میں تم کو تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔‘‘

یہ تقسیم ایک توپیشے یا کام کی بنیاد پر نہیں اور دوسرا اس کا مقصد کسی کی برتری یا بڑائی ثابت کرنا نہیں بلکہ محض تعارف کے لئے ہے۔ اسلام ایسی طبقاتی تقسیم کا قطعی مخالف ہے جس سے انسان دوسرے انسان کا غلام بن جائے اور معاشرے میں کردار وعمل کی بجائے دوسری چیزیں بڑائی یا عزت کا ذریعہ بن جائیں یہاں تو ان اکرمکم عند الله اتقاکم کا اصول ہے یعنی پیشہ یا ذات پات نہیں بلکہ برتری اور فخر کا ذریعہ تقویٰ اور نیک اعمال ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص525

محدث فتویٰ